سوال

(65) تصویر کشی جائز کرنے کے بیان میں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید کہتا ہے کہ تصویر کا رکھنا اور اتارنا فا جائز ہے۔ بشرطیکہ تصویر کی پشت پر ہاتھ پھرایا نہ جائے۔ جائز ہے ایسی تصویر جو آج ہر جگہ فوٹو نظر آرہی ہے۔ اُتار لینا جائز ہے۔ بکر بحوالہ قرآن وحدیث کہتا ہے۔ اسلام میں خواہ کیسی ہی تصویر ہو جاندار کی اتارنا اور تصویر کا مکان میں رکھنا جائز نہیں۔ بلکہ مطلقاً حرام اور ممنوع ہے۔ زید بحوالہ قرآن وحدیث ایک نظیر پیش کرتا ہے۔ کہ شریعت میں تاکیدی امر ہونے پر بھی ہمارے پیشوا بڑے بڑے علماء دین جیسے کہ شوکت علی صاحب۔ مولنا ابو الکلام آزاد۔ مولانا محمد علی صاحب اور خواجہ حسن نظامی صاحب۔ وغیرہ وغیرہ کیوں اپنی تصویر لیتے ہیں۔ کیا ان کو خدا کا خوف نہیں۔ یا ان کے لئے جائز ہے۔ ہمارے لئے ممنوع ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اول تو یہ قاعدہ ہے کہ خدا اور رسول ﷺ کے حکم کے خلاف کسی کا قول اور فعل سند تو کیا قابل قبول نہیں۔ مولانا آزاد نے تصویر کی اجازت سے خود رجوع کیا ہوا ہے۔ (دیکھو دیباچہ تذکرہ) دوسرے اور تیسرے صاحب علمائے دین نہیں ہیں۔ اخبارات میں عزت کے طور پر ان کو مولانا لکھتے ہیں۔ خواجہ حسن نظامی کی کوئی تحریر کی اجازت ہم نے نہیں دیکھی۔ اگر انہوں نے بھی اجازت دی ہے۔ تو یہ اجازت ان کی ویسی ہی ہوگی جو سجدہ پیر کی بابت انھوں نے دے رکھی ہے۔ اس لئے شریعت میں سوائے نبی علیہ السلام کے کسی کا قول وفعل سند نہیں۔

شرفیہ

صحیح بخاری مسلم کی حدیث ہے۔ کہ یہود و نصاریٰ قبروں پر بناتے بنواتے تھے۔ ان کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اولئک شرار الخلق (انتہی۔ مشکواۃ) ''تصویریں بنانے رواج دینے والے مخلوق میں شریر ہیں'' اور دوسری حدیث مرفوع میں ہے۔ من رضی عمل قوم کان شریک من عمل بہ اخرجہ (ابویعلیٰ وغیرہ ہدایہ 365ص) ''پس تصویر بنانا۔ رکھنا پسند کرنا شرار الخلق بننا ہے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

جلد01ص206

محدث فتویٰ